جدید مالیاتی فقہی مسائل

(ماخوذ از البرکہ سیمینارز)

کرایہ داری:

عنوان: تیار شدہ چیزوں کی خریداری کے معاہدے پر کرایہ داری کا معاہدہ:

سوال: کسی کمپنی سے تیار شدہ اشیاء یا غیر منقولہ جائیداد کی خریداری کا معاہدہ طے ہو جانے کے بعد اگر اسے کرایہ کے معاہدہ میں تبدیل کر دیا جائے تو کیا یہ جائز ہوگا؟

جواب: اگر ایک معاہدہ پہلے ہو جائے اور اس کے بعد کرایہ کا نیا معاہدہ ہو جائے تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ (پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۴)

عنوان: کسی چیز کو ایک خاص طے شدہ کرایہ پر دینا اور پھر کسی تیسرے شخص کو طے شدہ کرایہ سے زیادہ پر دینا:

سوال: کیا کسی چیز کو ایک خاص طے شدہ کرایہ پر دینا اور پھر کسی تیسرے شخص کو اس سے زیادہ کرایہ پر دینا جائز ہے؟ اور اگر یہ جائز ہے تو کیا کسی تیسرے شخص کا کرایہ کے معاہدہ میں شریک ہونا جائز ہے؟ جب کہ پہلا کرایہ دار اپنا (کرایہ والی چیز کا) حق استعمال نئے کرایہ دار کے ہاتھوں فروخت کر دے (کرایہ پر دے دے) اور اس کی قیمت یعنی اجرت) ادا کردہ کرایہ کے برابر ہو، اس سے کم یا زیادہ نہ ہو؟

جواب: کسی چیز کو طے شدہ کرایہ پر دینا اس صورت میں جائز ہوگا جب اس کا اصلی مالک اجازت دے یا عرف عام میں ایسا کرنا جائز سمجھا جاتا ہو۔ خواہ کرایہ پہلے کرایہ دار کے مطابق ہو یا اس سے کم یا زیادہ۔

اسی طرح کرایہ دار کا کسی دوسرے شخص کو اس کرایہ داری میں شریک کر لینا جائز ہوگا خواہ یہ کرایہ (مالک کو ادا کئے جانے والے) طے شدہ کرایہ کے برابر ہو یا اس سے کم یا زیادہ۔ مگر اس صورت میں پہلا کرایہ دار (کسی چیز کی وقتی) ملکیت برائے استفادہ دوسرے کرایہ دار کے

> کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

سپرد کر دیتا ہے تو پہلے کرایہ دار کو اس کے استعمال کا حق نہ ہوگا کیونکہ یہ اب اس کی ملکیت سے نکل چکی ہے اور اس کی ادائیگی (کرایہ) دوسرے کے ذمے واجب الادا ہے۔

(دوسرا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر۴)

عنوان: کرایہ داری کا (ایسا) معاہدہ جس میں ہر روز کرایہ بڑھنا طے ہو:

سوال: کیا کرایہ داری کا ایسا معاہدہ جائز ہوگا جس میں مالک اور کرایہ دار کے درمیان ہر روز کرایہ میں اضافہ طے کرلیا جائے؟

جواب: بلاشبہ یہ کرایہ داری شرعی اعتبار سے درست ہے کیونکہ یہاں زیادہ رقم معاہدے کی رو سے ہے نہ کہ ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے۔ پس (شریعت میں) صرف وہ معاہدہ ممنوع ہے جس میں مقروض قرض خواہ کو ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے زیادہ رقم دیتا ہے۔ یہ مدت کا معاوضہ ہونے کی وجہ سے سود تصور ہوگا۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر۱۴)

عنوان: کرایہ داری میں تیار شدہ چیزوں کی حفاظت کی ذمہ داری:

سوال: کرایہ داری میں تیار شدہ چیزوں کی حفاظت کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

جواب: اس سلسلہ میں جو تحقیق ہو چکی ہے وہ پیش کر دی گئی ہے کہ تیار شدہ چیزوں کی حفاظت میں کیا مالک اور کیا کرایہ دار کے ذمہ عائد ہوتا ہے؟ وہ کون سی شرائط ہیں جو کرایہ والی اشیاء کی حفاظت کے سلسلہ میں مالک کیلئے کرایہ دار پر لاگو کرنا جائز ہیں۔ اور اسی طرح کرایہ دار کیلئے کرایہ پر لی گئیں تیار شدہ اشیاء کی اپنے خرچ پر انشورنس کروانے کا کیا جواز ہے؟ کمیٹی نے اس معاملہ کے بارے میں غور کے بعد یہ طے کیا کہ اس سلسلہ میں مزید مطالعہ کی ضرورت ہے اور یہ سفارش کی کہ اسے آئندہ سیمینار میں پیش کیا جائے۔ (پانچواں البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر۳)

عالم کی فضیلت

فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب

(سنن ابو داود و ترمذی)

ایک عالم کو ایک عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے

جیسی کہ چاند کو دوسرے تمام ستاروں پر (حدیث شریف)

انشورنس

عنوان: ادائیگی میں تاخیر کے خطرہ کے خلاف انشورنس:

سوال: کیا کسی اسلامی بینک کے لئے اپنے قرضوں کی ادائیگی میں تاخیر کے خطرہ کے خلاف انشورنس کرانا جائز ہے۔ خواہ یہ انشورنس کسی اسلامی انشورنس کمپنی کے تحت ہو یا کسی اسلامی بینک میں انشورنس برائے تعاون کے نام سے متعارف اکاؤنٹ کے تحت؟

جواب: اسلامی بینک کے لئے اپنے قرضوں پر، جو کہ دوسروں کے ذمہ واجب الادا ہوں کی ادائیگی میں تاخیر کے خطرہ کے خلاف انشورنس کرانا جائز ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ انشورنس برائے تعاون کے نام سے ایک اکاؤنٹ کھولا جائے اور اس میں وہ تمام اسلامی بینک شرکت کریں جو اس سے مستفید ہونا چاہتے ہوں۔ اس حل پر کمیٹی کا اتفاق ہے اور وہ اسے ترجیح دیتی ہے۔ جہاں تک کسی اسلامی انشورنس کمپنی کے تحت قرضوں کی انشورنس کا تعلق ہے تو یہ بھی اکثریت کی رائے میں جائز ہے۔

یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہے کہ مندرجہ بالا صورتوں میں سے ہر ایک کیلئے خاص نظام وضع کر کے اسے شروع کرنے سے قبل علماء کی کمیٹی سے منظوری کے لئے پیش کیا جانا چاہئے۔

(دوسرا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۹)

عنوان: اسلامی انشورنس کمپنیوں سے لین دین کا معاملہ:

سوال: کیا ایسے دور میں جب غیر اسلامی انشورنس کمپنیوں کا جال پھیلا ہوا ہو، ان انشورنس کمپنیوں کو اسلامیانے کے نقطہ نظر سے ان سے معاملہ کرنا جائز ہے؟

جواب: کمیٹی پر یہ بات اچھی طرح واضح ہے کہ موجودہ دور میں اسلامی انشورنس کمپنیاں اور ایسی کمپنیاں جو اسلام کی طرف مائل ہیں، کافی تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے غیر اسلامی کمپنیوں سے معاملہ کرنا جائز نہیں رہا۔

سفارش: کمیٹی مسلمانوں، بینکوں اور اسلامی اداروں کیلئے سفارش کرتی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو انہیں اسلامی انشورنس کمپنیوں سے معاملہ کرنا چاہئے اور حلال لین دین کی پابندی کرنی چاہئے۔

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں: فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

(چوتھا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۳)

عنوان: انشورنس کے کاغذات (معاہدہ) میں کوئی ذمہ داری نہ اٹھانے کی شرط:

سوال: اگر انشورنس کمپنی کے کاغذات (معاہدات) میں یہ شرط کر لی جائے کہ انشورنس کمپنی (کسی نقصان وغیرہ کی) ذمہ دار نہیں ہوگی تو اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب: اسلامی انشورنس کمپنیوں کے کاغذات (معاہدہ) میں کوئی ذمہ داری نہ اٹھانے کی شرط طے کر لینا جائز ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ کمیٹی کی یہ متفقہ رائے ہے کہ ایسے بڑے نقصان کی صورت میں، کہ جو ایک معینہ حد سے تجاوز کر جائے، پورے نقصان کا بدلہ اسلامی انشورنس کمپنیوں کو ادا کرنا چاہئے۔ اور اس سلسلہ میں کسی حصہ کو مستثنیٰ یا منہا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اس سے حتی الامکان اجتناب کرنا چاہئے تا کہ لوگوں کو اسلامی انشورنس کمپنیوں سے لین دین کی ترغیب ملے اور عدل و انصاف کے اصولوں کی بنیاد پر اسلامی وغیر اسلامی کمپنیوں کا فرق واضح کیا جا سکے۔ (چوتھا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۴)

ہارون آٹوز

پاک اسٹار موٹر سائیکل

Shop No.2, Ruby Arcade

A.M. 20, Akbar Road Karachi

Tel. 021-4214756

غیر منقولہ جائیداد پر سرمایہ کاری

عنوان: البرکہ بینک (پروگرام) کے تحت غیر منقولہ جائیداد پر سرمایہ کاری:

سوال: اگر کسی درخواست گزار اور بینک کے درمیان کسی غیر منقولہ قابل فروخت جائیداد کی مشترکہ ملکیت حاصل کرنے کیلئے معاہدہ طے پا جائے اور اس جائیداد کی قیمت خرید میں درخواست گزار اور بینک ایک خاص نسبت سے شریک ہوں۔ اس نسبت کے تعین کیلئے صرف پاؤنڈ کو بنیاد بنایا جائے اور ایک حصہ کی قیمت ایک پاؤنڈ قرار دی جائے (اس طرح اگر ۱۰۰ پاؤنڈ جائیداد کی قیمت طے ہو تو ۱۰۰ حصے ہوئے اور اس میں ۷۵ پاؤنڈ بینک ادا کرے اور ۲۵ پاؤنڈ درخواست گزار تو دونوں میں ۳:۱ کی حصہ داری ہوئی) یہ حصے بروقت قابل فروخت ہوں اور اس کی قیمت بھی مستقل وہی رہے۔ تاکہ بینک قسط وار (مثلاً ہر ماہ) اپنا حصہ درخواست گزار کو فروخت کر سکے اور اس طرح کسی دوسرے بینک سے اس بینک کے حصص کی خریداری بھی ممکن ہو سکے۔ اس طرح ایک طے شدہ مدت کے اندر خریدار کو اس کی ملکیت منتقل ہو جائے۔ اس دوران چونکہ خریدار اس جائیداد کو استعمال کرے گا لہٰذا اسے چاہئے کہ وہ اس استعمال کے بدلے میں کرایہ طے کرے اور اس کی ادائیگی بینک کو اس کی سرمایہ کاری میں نسبت کے مطابق کرتا رہے اور اس کرایہ کا تعین ہر سال مقررہ قواعد وضوابط کے مطابق ہوگا۔ جس میں تبدیلی نہیں ہو سکے گی اور اس کا تعین سرمایہ کاری میں نسبت کے مطابق ہوگا لہٰذا جو رقم خریدار بینک کو ادا کرے گا اس کی قیمت میں بینک کی ملکیت میں کمی واقع ہونے کے ساتھ کمی ہوتی جائے گی۔ کیونکہ خریدار اب زیادہ حصوں کا مالک ہوتا جا رہا ہے۔ (لہٰذا اسے کرایہ بھی صرف انہی حصوں کا دینا ہے جن کا مالک بینک ہے) اور اس طرح آخرکار خریدار اکیلا مالک بن جائے گا۔ مکانات اور دیگر جائیداد کی اس طرح خریداری کے بارے میں فقہ اسلامی کیا کہتی ہے؟

جواب: البرکہ بینک لندن کے مکانات اور جائیداد پر سرمایہ کاری کے اس طریقہ پر سیمینار میں شرکت کرنے والے علماء نے بحث کی اور فقہ اسلامی میں اس طرح کے دیگر معاملات کی روشنی میں اس نتیجہ تک پہنچے ہیں کہ مسلمان کو اپنی ضروریات کیلئے مناسب مکانات کی ملکیت درکار ہے۔

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

(الف) شروع دن سے متعلقہ مکان کی رجسٹریشن اس حصہ دار کے نام پر ہو جو خریداری میں دلچسپی رکھتا ہو۔

(ب) (خریداری میں دلچسپی رکھنے والا) حصہ دار تمام فیسوں اور رجسٹریشن سے متعلق دوسرے ضروری اخراجات کا ذمہ دار ہوگا۔

(ج) مکان کی انشورنس کی قسطیں بھی وہی ادا کرے گا۔

(د) سالانہ کرایہ کے حساب کا طریقہ بھی وہی وضع کرے گا۔

جائیداد کی قیمت پوری نہ ہونے کی صورت میں اس کے اخراجات وحقوق پورے کرنے اور آڈٹ کے اخراجات کی ذمہ داری بھی اس کی ہوگی۔ اس سلسلہ میں سیر حاصل بحث وتمحیص کے بعد مندرجہ ذیل امور پر اتفاق رائے ہوا......

(الف) بلاشبہ مکان کی رجسٹریشن حصہ دار کے نام پر اعتماد کی بنیاد پر کروانا شرعاً جائز ہے اور یہ رجسٹریشن شراکت کے معاہدے سے ٹکراتی نہیں ہے، بالخصوص جبکہ یہ طے ہے کہ خریدار مکان کے استعمال کا حق اس وقت تک رکھتا ہے جب تک اس کی مکمل ملکیت ثابت نہیں ہو جاتی اور اس سلسلہ میں یہ دلیل دی گئی کہ رجسٹریشن دراصل اس کی مستقبل میں (مکمل) ملکیت کو یقینی بنانے کے لئے رہن کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ دوسرے حصہ دار کے ساتھ طے شدہ شرائط پر کی گئی ہے۔

(ب) بلاشبہ رجسٹریشن فیس، جائیداد کا سروے اور ٹکٹوں کی فیس وغیرہ پر آنے والے اور مشترکہ جائیداد سے متعلقہ دیگر اخراجات دونوں حصہ داران کے اتفاق سے خریدار حصہ دار کے ذمے طے کر لینا جائز ہے۔ خاص طور پر جب یہ بھی واضح ہو کہ آخر میں وہ اکیلا ہی مالک بن جائے گا۔

(ج) جہاں تک انشورنس کا تعلق ہے اس کی اصل تو یہی ہے کہ دونوں شریک حصہ داران اس کی اقساط ادا کریں کیونکہ یہ مشترکہ ملکیت میں جمع ہوتی ہے اور بینک کیلئے یہ ممکن ہے کہ کرایہ طے کرتے وقت اپنے حصہ کے مطابق انشورنس کے اخراجات پورے کرنے کیلئے ایک مناسب رقم سے صرف نظر کرے (یعنی کرایہ میں کٹوادے)۔

(د) ملکیتی حصہ داری کی بنیاد ''الغنم بالغرم'' حقوق وواجبات میں برابری پر قائم ہے اور یہ ملکیت میں حصہ کے مطابق طے ہوں گے۔ (یعنی جتنا حصہ ہوگا اتنے ہی حقوق و

فرائض بھی طے ہوں گے) کیونکہ فقہ اسلامی کا اصول ہے کہ "الخراج بالضمان" یعنی جتنا کوئی لے گا اتنا ہی دے گا۔ اگر آڈٹ کے وقت خسارہ کے پیش نظر قانونی Setup بینک کے عدم پھیلاؤ کا متقاضی ہو تو اس وقت فارمولا میں تبدیلی کرنا ہوگی اور اس طرح طریقہ کار کی ترتیب حسب ذیل ہوگی۔

۱۔ بینک اور خریدار مکان کی خریداری میں متفقہ شرائط پر شریک ہوں گے۔

۲۔ بینک اپنا حصہ دوسرے حصہ دار کو اس بنیاد پر فروخت کر دے گا کہ مکمل قیمت ملنے تک وہ اس مکان کے استعمال کے حق میں حصہ دار رہے گا۔

۳۔ بینک مکان کے استعمال کا سالانہ کرایہ وصول کرے گا اور اس کی مقدار مکان کی خریداری میں اس کے حصہ کی نسبت سے طے ہوگی۔

۴۔ اگر خریدار حصہ دار اقساط کی ادائیگی میں ناکام رہے تو بینک کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ معاہدہ کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے حصہ کی بقیہ رقم زبردستی حاصل کرے جیسا کہ رہن کے جبری نفاذ کے طریقہ کار میں ہوتا ہے یا بینک دوسرے حصہ دار کی مرضی سے معاہدہ بیع کو فسخ کر دے اور مکان کا خود مالک بن کر حصہ دار سے لی گئی سابقہ رقم اسے واپس لوٹا دے اور اس طرح یہ اقالہ * تصور ہوگا۔ (اس شق نمبر ۳ پر کثرت رائے سے فیصلہ ہوا)۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۴)

عنوان: رہائش گاہ کے کاغذات:

سوال: اگر میں رہائش گاہ بنانے کی غرض سے زمین خریدوں اور کوئی شخص اس زمین کے ایک حصہ میں میٹر کے حساب سے شریک ہو جائے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ میری رہائش گاہ بننے پر اس رہائش گاہ سے ایک فلیٹ (ملکیت کے طور پر) حاصل کرے گا......تو کیا ایسا کرنا شرعی طور پر جائز ہوگا؟

جواب: شرکاء سیمینار کی رائے میں اس طریقہ کار میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر عمل کرنا منع کیا گیا ہو لہٰذا یہ شرعاً جائز ہے۔

* اقالہ فقہ اسلامی میں دو حضرات خریدار اور فروختگار کا وہ معاہدہ کہلاتا ہے جس کے تحت وہ باہمی رضامندی سے معاہدہ بیع کو ختم کر دیتے ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

گارنٹی لیٹر

عنوان: گارنٹی لیٹر جاری کرنے کا معاوضہ:

سوال: کیا کسی بینک کے لئے گارنٹی لیٹر جاری کرنے کا معاوضہ لینا جائز ہے؟ خواہ یہ معاوضہ اس اجرت کی صورت میں ہو کہ جو ایک ایجنٹ کو کسی کام کروانے کے عوض دی جاتی ہے یا اس صورت میں ہو کہ بینک اکاؤنٹس کی شکل میں زیادہ مال حاصل کرتا ہے۔

جواب: اس موضوع پر سوال و جواب کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ گارنٹی لیٹرز کے سلسلہ میں بینکوں کے طریقہ کار کو مزید Study کرنے کی ضرورت ہے۔ (دوسرا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۲)

عنوان: گارنٹی لیٹر کی کیفیت اور اس پر معاوضہ کے حصول کے جواز کی حدود:

سوال: مندرجہ ذیل موضوعات کے بارے میں کیا رائے ہے؟

(۱) بینک گارنٹی لیٹر اور اس پر معاوضہ کے جواز کی حدود۔

(۲) کیا گارنٹی لیٹر کا مفہوم وہی ہے جو فقہ میں کفالہ کا مفہوم ہے۔ جس میں ادائیگی کی ذمہ داری مطالبہ کئے جانے کے ذمہ داروں میں ضم ہو جاتی ہے یا اس کی حیثیت ایجنٹ کی ہوتی ہے کہ جو مقررہ مدت میں رقم کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ (باعث بنتا ہے)؟

(۳) اگر بینک گارنٹی لیٹر کی حیثیت کفالہ (فقہی گارنٹی) Guardianship کی ہو تو یہ ایک رضا کارانہ طور پر بغیر معاوضہ کے کیا جانے والا کام ہے۔ کیا اس صورت میں بغیر معاوضہ کئے جانے والے کام کو معاوضہ لینے والے کام میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مفتی حضرات اطاعت گزاری والے کاموں مثلاً قرآن اور نماز پڑھانے کی اجرت کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں؟

(۴) اگر بینک گارنٹی لیٹر کی حیثیت ایجنسی کی ہو تو کیا ایجنٹ کے لئے قیمت کی مقدار کی نسبت سے معاوضہ لینا جائز ہے، جیسا کہ وکالت اور دلالی میں ہوتا ہے؟*

---

* اس کی عملی صورت یہ ہوتی ہے کہ اگر کوئی فرد قرض کے معاملہ میں مقروض پر اعتماد نہ کرتا ہو تو مقروض ایک تیسرے فرد کو ضامن کے طور پر پیش کرتا ہے اور یہ طے ہوتا ہے کہ اگر مقروض قرض واپس نہیں کرتا تو ضامن ذمہ دار ہوگا۔

علم و فن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابوزرعہ)

جواب: بینک گارنٹی لیٹرز کا جواز صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جس چیز کے بارے میں گارنٹی لیٹر طلب کیا گیا ہے اس چیز کے بارے میں گارنٹی دینی شرعاً جائز ہو۔

(۲) اگر بینک گارنٹی لیٹر مکمل نقدی سے متعلق نہ ہوتو اس کی حیثیت کفالہ کی ہوگی اور اس پر اسی کے احکام لاگو ہوں گے اور اگر اس میں تمام نقدی کی ذمہ داری بینک پر ڈالی گئی ہوتو اس کی صورت یہ ہوگی۔ وہ شخص جس کی گارنٹی دی گئی ہے اس کی طرف سے بینک ایجنٹ تصور ہوگا اور وہ شخص جس کو گارنٹی دی گئی ہے اس کے لئے یہ کفالہ کی حیثیت سے ہوگا۔

(۳) بینک کے لئے یہ جائز ہوگا کہ تمام حالات میں اپنی کوششوں اور کام کے بدلہ میں معاوضہ حاصل کرے اور یہ معاوضہ اس رقم (جس کی گارنٹی دی گئی ہے) کی نسبت سے طے کرنا ضروری نہیں۔

(۴) جہاں تک اس گارنٹی لیٹر کا تعلق ہے کہ جس میں مکمل رقم کی گارنٹی نہیں دی گئی ہوتی اور جس پر بینک معاملہ کر رہے ہیں۔ اس پر کمیٹی نے غور کے بعد (کثرت رائے سے) یہ طے کیا ہے کہ اس کو مزید Study کرنے اور اس سلسلے میں مختلف حالات میں رائج طریقہ کار اور فارمولا جات کو جاننا ضروری ہے۔ یہ فارمولا جات بینکار حضرات سے سیمینار میں پیش کرنے کو کہا گیا ہے۔ بینک گارنٹی لیٹر جدہ میں انسٹی ٹیوٹ آف اسلامی فقہ کے تحت زیر تحقیق ہے اور آئندہ مرحلہ کی منصوبہ بندی میں شامل ہے۔ (تیسرا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱)

اپنے پیاروں کو عالم بناؤ............اپنا پیارا ملک بچاؤ

بغیر علم کے اللہ کی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی .... دنیاوی علم اللہ کی معرفت عطا نہیں کرتا

یہ دینی علم ہی کی شان ہے کہ وہ اللہ سے ملاتا ہے .... دنیاوی علم محض وسیلہ روزگار ہے۔

علماء کی قدر کیجئے .... عالم بنئے .... جاہل رہنے پر قناعت مت کیجئے۔

تحریکِ فروغ علم

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

زکوٰۃ

عنوان: زرعی پیداوار پر زکوٰۃ:

سوال: البرکہ نے کئی زرعی پراجیکٹس بطور کاروبار شروع کرر کھے ہیں اور زمین کی اصلاح اس کو قابل کاشت بنانے اور اس سے بہتر فصل اگانے کے لئے اس پر کافی خرچ کرنا پڑتا ہے ان اخراجات کی کٹوتی کی کیا حدود ہیں۔ کیا زکوٰۃ کے اصل حکم کے مطابق یہاں بھی عشر اور نصف عشر (نہری زمین کی صورت میں) والا حکم لاگو کرتے ہوئے زکوٰۃ کاٹی جائے گی؟

جواب: اس سلسلہ میں کافی مفید بحث ومباحثہ کے بعد مندرجہ ذیل تین نقطہ ہائے نظر سامنے آئے ہیں۔

(۱) تمام اخراجات کا حساب لگانے کے بعد جو بچ جائے اس میں سے عشر او نصف عشر نکالا جائے۔

(۲) اخراجات کا حساب لگائے بغیر تمام پیداوار میں آسمانی پانی سے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار سے عشر اور جو زمین آلات سے سیراب ہو اس سے نصف عشر نکالا جائے۔

(۳) تیسرا حصہ محصول کے طور پر نکال لیا جائے اور جو باقی بچے اس میں آبپاشی کے حساب سے زکوٰۃ نکال لی جائے۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۵)

عنوان: چار پاؤں والے جانوروں پر زکوٰۃ:

سوال: مختلف مقاصد کے لئے ملکیت میں رکھے ہوئے چوپاؤں کی زکوٰۃ کس طرح کاٹی جائے گی؟

جواب: شرکاء سیمینار نے مختلف مقاصد کے تحت رکھے گئے مویشیوں کے بارے میں جمہور فقہاء کی رائے کے مطابق کہا کہ معلوفہ * پر زکوٰۃ عائد نہیں کی جائے گی اور دیگر مویشیوں کی اقسام حسب ذیل ہوں گی:۔

اول: ایسے مویشی جو فروخت کے نقطہ نظر سے رکھے جائیں۔ شرکاء کی متفقہ رائے کے مطابق ان مویشیوں پر اموال تجارت کی طرح زکوٰۃ عائد کی جائے گی

دوم: ایسے مویشی جو دودھ اور اس سے تیار کی جانے والی اشیاء کے حصو رکھے جائیں۔ اس سلسلہ میں تین آراء سامنے آئیں۔"

---

* ایسے جانور جن کی پرورش خود کی جاتی ہو۔

☆امام مالک بن انس رحمہ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجر

(الف) (دودھ سے حاصل ہونے والی) اشیاء کی تیاری میں استعمال ہونے والا بنیادی مواد اور اس سے متعلقہ ضروری لوازمات کا حساب لگا کر عشر کا ایک چوتھائی زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ مگر اس سلسلہ میں مستقل نوعیت کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔

(ب) دودھ سے حاصل ہونے والی) اشیاء کی تیاری میں استعمال ہونے والا وہ بنیادی مواد جو تیاری کے بعد فروخت کئے جانے کے نقطہ نظر سے خریدا گیا ہو اس کا حساب لگا کر اس میں سے خام مال کی طرح زکوٰۃ نکالی جائے گی اور ایسے مال پر زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی جو پیداوار پر بظاہر کوئی اثر نہیں رکھتا اور جو محنت اور تیاری کے عمل سے زیادہ ہو جائے کیونکہ محنت اور ملازمت پر زکوٰۃ عائد نہیں کی جاسکتی۔

(ج) پیداوار پر آنے والے اخراجات منہا کرنے کے بعد زرعی پیداوار پر زکوٰۃ پر قیاس کرتے ہوئے عشر (۱/۱۰) زکوٰۃ کے طور پر ادا کیا جائے گا۔ یا اخراجات کا حساب لگائے بغیر نصف عشر (۱/۲۰) زکوٰۃ کے طور پر نکالا جائے گا۔

(چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۷)

عنوان: بینک کھاتہ داروں کے اموال پر زکوٰۃ:

سوال: بینک کھاتہ داروں کے بینک میں موجود اموال سے زکوٰۃ کیسے کاٹی جائے گی؟

جواب: شرکاء سیمینار کا اس سلسلہ میں اسلامی بینکوں کے لئے یہ مشورہ ہے کہ وہ اپنے کھاتہ داروں کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے قبل کھاتوں میں جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ کی مقدار جاننے کے موقع فراہم کریں اور یہ کہ اس سلسلہ میں زکوٰۃ کی کٹوتی اصل رقم اور منافع پر ایک ساتھ ہوگی۔

اسی طرح اسلامی بینکوں کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ کھاتوں میں جمع رقم کی نوعیت کی وضاحت بھی کریں کہ آیا وہ زراعت کے کھاتہ میں لگائی گئی رقم ہے یا صنعت یا تجارت میں اور ان کی نسبت بھی بیان کریں (کہ کس کھاتہ میں کتنی نسبت سے رقم لگائی گئی ہے) تاکہ کھاتہ دار کو اطمینان ہو سکے کہ اس کے مال پر کاٹی گئی زکوٰۃ کی مقدار بالکل ٹھیک اور درست ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ بینک رقم کو تجارتی رقم سمجھ کر تمام رقم پر اسی حساب سے مجموعی طور پر زکوٰۃ عائد کر دے (کیونکہ ایسا کرنا اس کیلئے شرعاً جائز نہیں ہوگا)۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۷)

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

عنوان: زیر نفاذ منصوبوں پر زکوٰۃ:

سوال: زیر نفاذ منصوبوں پر زکوٰۃ کیسے کاٹی جائے گی؟

جواب: شرکاء سیمینار نے کافی غور وخوض کے بعد یہ رائے قائم کی کہ زیر نفاذ منصوبے اگر کاروباری نقطہ نظر اور کرایہ کے حصول کی غرض سے ہوں تو ان منصوبوں کے مکمل ہونے تک ان پر کوئی زکوٰۃ نہ ہوگی۔ جب منصوبے مکمل ہو جائیں اور ان سے آمدنی حاصل ہونے لگے تو اس آمدنی کو اس کے مالک کے دیگر مال میں جمع کر کے اس پر زکوٰۃ عائد کی جائے گی۔

اگر منصوبے فروخت کرنے کے نقطہ نظر سے تیار کئے جائیں تو ان پر بھی مکمل ہونے تک کوئی زکوٰۃ نہ ہوگی مگر جو منصوبے فروخت کے قابل ہو جائیں ان پر ان کی قیمت کے حساب سے زکوٰۃ عائد ہوگی۔ اور (یہ بات قابل ذکر ہے کہ) ان تمام حالات میں منصوبوں پر خرچ کی جانے والی مخصوص کردہ رقم میں سے اس رقم پر زکوٰۃ عائد ہوگی جو ابھی خرچ نہ ہوئی ہو۔ لیکن اگر کسی منصوبہ پر کام بند ہو جائے اور اسے فروخت کرنے کے لئے پیش کر دیا جائے تو اس پر تجارتی مال کے حساب سے زکوٰۃ عائد کی جائے گی۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۲)

عنوان: ایسی چیز (مکان وغیرہ) پر زکوٰۃ جو کرایہ سے ملکیت میں منتقل ہونے والی ہو:

شرکاء سیمینار نے ایسی کرایہ والی چیزوں کے بارے مین تبادلہ خیال کیا کہ جو معاہدہ کے مطابق ایک طے شدہ مدت کے بعد کرایہ سے ملکیت میں تبدیل ہونے والی ہوں اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان چیزوں کے کرایہ کو مالک کے دیگر مال کے ساتھ جمع کر کے زکوٰۃ کاٹی جائے گی۔ اور اگر ان چیزوں کو فروخت کرنے کی نیت نہ ہو تو پھر ان چیزوں کی قیمت پر کوئی زکوٰۃ نہ ہوگی۔ مگر جب ان کی مدت ختم ہو جائے تو ایسا ہو سکے گا (یعنی جب واضح طور پر ان کی بیع ہو چکی ہو) کیونکہ کرایہ کی مدت کے دوران ان چیزوں کو تجارتی مال نہیں سمجھا جائے گا۔

(چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۹)

عالم اسلام کو ربیع الاول کی آمد کی پیشگی مبارکباد

(مجلس ادارت مجلہ فقہ اسلامی)